مجلس کشمیری مسلمانان لاہور اور اقبال

افضل حق قرشی

"مجلس کشمیری مسلمانان لاہور" وہ تنظیم ہے جس کے پلیٹ فارم سے اقبال کی شاعری کا پبلک طور پر آغاز ہوا۔ اس کا ذکر پہلے پہل منشی محمد دین فوق کی تحریروں میں آیا۔ وہ اسے "مجلس کشمیری مسلمانان لاہور" کی بجائے "انجمن کشمیری مسلمانان" تحریر کرتے ہیں۔ حالانکہ "انجمن کشمیری مسلمانان" کا قیام دسمبر ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ ان کے بعد اقبال کے سبھی سوانح نگار اور دیگر مقالہ نگار بھی اسے "انجمن کشمیری مسلمانان" سے موسوم کرتے رہے ہیں۔ محمد عبداللہ قریشی نے اپنے مقالہ "اقبال اور انجمن کشمیری مسلمانان"[۱] میں مجلس اور اقبال کے حوالے سے کچھ معلومات تحریر کی ہیں۔ ذیل میں "مجلس کشمیری مسلمانان لاہور" کے متعلق کچھ مزید تفصیلات مہیا کی جا رہی ہیں۔

اوائل جنوری ۱۸۹۶ء میں مولوی تاج الدین بی۔ اے مترجم محکمہ عالیہ حکومت پنجاب لاہور نے مولوی احمد دین بی۔ اے پلیڈر چیف کورٹ پنجاب، لاہور۔ منشی رحیم بخش ہیڈ ریکارڈ کیپر محکمہ جنگلات پنجاب۔ میاں غلام رسول کلرک ایگزامینر آفس ریلوے، لاہور۔ منشی عبدالغفار مرحوم کلرک دفتر سینیٹری کمشنر، لاہور کے مشورہ سے کشمیری مسلمانوں کی ایک مجلس کے قیام کی تجویز پیش کی اور اس سلسلے میں لاہور کے تمام

۱۔ محمد عبداللہ قریشی۔ "اقبال اور انجمن کشمیری مسلمانان"۔ اقبال ۴ : ۴ (اپریل ۱۹۵۶ء) و
محمد عبداللہ قریشی۔ "حیات اقبال کی گمشدہ کڑیاں" (لاہور : بزم اقبال، ۱۹۸۲ء)

تعلیم یافتہ کشمیری مسلمانوں کو خطوط لکھے ۔ چنانچہ ۱۶ فروری ۱۸۹۶ء کو ساٹھ ، ستر افراد ، جن میں لاہور کے قریباً تمام معززین شامل تھے ، مولوی تاج الدین کے مکان پر جمع ہوئے ۔ مولوی صاحب نے ایک قومی مجلس قائم کرنے کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہا :

" . . . آج کل کے مقابلہ کے زمانہ میں تمام قومیں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لیے کوششیں کر رہی ہیں ۔ نئے طریقے ، نئے سامان اپنی اپنی ترقی کے چاروں طرف کیے جا رہے ہیں ۔ لیکن ہماری قوم نے غفلت کی نیند سے ابھی کروٹ تک نہیں بدلی ۔ تعلیم ، تجارت ، حرفت ، صنعت ، سب میں ہم کو دیگر اقوام نے مات کر دیا ہے ۔ تعلیم کی ضرورت تو بالاتفاق مانی گئی ہے ۔ حصولِ علم میں ہندوستان کی تمام قومیں نہایت سرگرمی سے مصروف ہیں ۔ اگرچہ ہماری قوم نے بھی مثل دیگر مسلمان فرقوں کے بہت دیر میں حصولِ علم کی طرف توجہ کی ہے لیکن الحمد للہ آج ہم میں بھی چند کشمیری گریجوایٹ نظر آتے ہیں جو اس قوم کے زیرک و ذہین ہونے کا بین ثبوت ہے ۔ تجارت ، قوم کی مالی حالت کو درست کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور حرفت و صنعت ، تجارت سے وابستہ ہیں ۔ میں ان سب مراتب میں اپنی قوم کو اگرچہ بہت گرا ہوا نہیں پاتا لیکن تاہم ان کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری خیال کرتا ہوں ۔ اس میں شک نہیں کہ افلاس نے ضرور ہماری قوم کو بہ نسبت دیگر اقوام کے بے طرح گھیر رکھا ہے اور افلاس کے بد نتائج سے آپ لوگ بخوبی واقف ہیں ۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنی اخلاق اور تمدنی حالت کو سدھاریں اور افلاس کو دور کریں ، ہم الٹے ایسے وسائل جمع کر رہے ہیں کہ جو موجب ادبار کا ہؤا کرتے ہیں ۔ یعنی ہمارے درمیان ایسی بیہودہ ، فضول اور روپیہ ضائع کرنے والی رسومات جمع ہو گئی ہیں اور نئی جاری ہوتی جاتی ہیں کہ ان کے سبب قوم کا وہ نقشہ ہوتا جاتا ہے کہ اگر اور زیادہ غفلت کی جائے گی تو ہماری قوم ہلاکت کے درجہ کو پہنچے گی ۔ میں رسومات قابل اصلاح کو تین حصوں میں تقسیم کروں گا ۔ اول ۔ رسومات غمی ، دوم ۔ رسومات شادی ، سوم ۔ رسومات مستورات . . .

ان رسومات قبیحہ پر سینکڑوں روپے ضائع کئے جاتے ہیں ۔ صاحبان ! اب آپ ذرا غور فرما سکتے ہیں کہ یہ کیسی بے ہودہ اور لچر رسومات ہیں اور کیا ان کی اصلاح اور درستی کے لیے کوئی معقول انتظام کرنا مناسب ہے یا نہیں ؟ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہونہار اور لائق نکلنے والے طالب علم بباعث مفلسی اور ناداری کے مدرسہ کی فیس اور دیگر اخراجات تعلیم کے ادا کرنے کے لاقابل ہو کر اپنی تعلیم کو بغیر تکمیل کے بند کر دینے پر

مجبور ہوتے ہیں ۔ کیا قوم کے ایسے بچوں کی تعلیم جاری رکھنے کے لیے قوم کو کوئی انتظام ان کی ادائے فیس وغیرہ کا نہ کرنا چاہیے ؟ کہ ان کی فیس ادا کرنے کی سبیل نکالیں اور نتائج امتحانات پر ان کے واسطے انعام مقرر کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کرکے حصول تعلیم کی طرف ان کو تشویق و تحریص دلائیں ۔ میرے خیال میں اب ہم لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ اور اپنی قوم کی فلاح و بہبودی میں کوشش کرنی چاہیے ۔ تعلیم ، تجارت ، حرفت ، صنعت ، اصلاح رسومات وغیرہ پر غور کیا جاوے اور ترقی کے سامان مہیا کئے جائیں . . . پس میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایک مجلس موسوم بہ مجلس کشمیریاں لاہور قائم کی جاوے ۔"[۲]

چنانچہ اتفاق رائے سے "مجلس کشمیری مسلمانان لاہور" قائم کی گئی ۔ مجلس کے قیام کے موقع پر اقبال نے ایک طویل نظم پڑھی اور مندرجہ ذیل اشعار میں مجلس سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا :

ہزار شکر کہ اک انجمن ہوئی قائم
یقیں ہے راہ پہ آئے گا طالع واژوں
ملے گا منزلِ مقصود کا پتہ ہم کو
خدا کا شکر کہ جس نے دیے یہ راہ نموں

اور

بڑھے یہ بزم ترقی کی دوڑ میں یا رب
کبھی نہ ہو قدم تیز آشنائے سکوں
اسی سے ساری امیدیں بندھی ہیں اپنی کہ ہے
وجود اس کا پئے قصرِ قوم مثلِ ستوں

مندرجہ ذیل افراد عہدہ دار منتخب ہوئے :

میر مجلس — میاں کریم بخش ٹھیکہ دار ۔ رئیس اعظم و میونسپل کمشنر ، لاہور

نائب میر مجلس نمبر ۱ — حاجی محمد عبدالصمد ٹھیکہ دار ۔ میونسپل کمشنر ، لاہور

۲۔ "رسالہ مجلس کشمیری مسلمانان لاہور" ۱ : ۱ (جون ، جولائی ۱۸۹۶ء) ص ۔ ۵ ۔ ۶ ۔

نائب میر مجلس نمبر ۲	خلیفہ رجب الدین ۔ تاجر برنج ، لاہور
نائب میر مجلس نمبر ۳	منشی محمد عبدالکریم ۔ مختار عدالت میونسپل کمشنر ، لاہور
جنرل سیکرٹری	مولوی تاج الدین بی ۔ اے ۔ مترجم محکمہ عالیہ حکومت پنجاب ، لاہور
جائنٹ سیکرٹری	مولوی احمد دین بی ۔ اے ۔ پلیڈر چیف کورٹ پنجاب ، لاہور
اسسٹنٹ سیکرٹری نمبر ۱	منشی رحیم بخش ۔ ہیڈ ریکارڈ کیپر محکمہ جنگلات پنجاب ، لاہور
اسسٹنٹ سیکرٹری نمبر ۲	میاں جلال الدین خلف الرشید میاں کریم بخش
فنانشل سیکرٹری	منشی نظام الدین ۔ کلرک دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل ، لاہور
محاسب	میاں غلام رسول ۔ کلرک ریلوے آفس ، لاہور
ایڈیٹر رسالہ	خواجہ کمال الدین بی ۔ اے ۔ پروفیسر اسلامیہ کالج ، لاہور
مینجر رسالہ	میاں سراج الدین سراج پہلوان

مجلس کے اغراض و مقاصد یہ طے پائے :

۱۔ یتیم بچوں اور لاوارث مسکین مسلمان کشمیریوں کی مدد کرنا ۔
۲۔ قوم میں جو رسومات بد رواج پا گئی ہیں ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنا ۔
۳۔ قوم میں اتفاق اور ہمدردی کا بیج بونا ۔
۴۔ قوم کو تجارت ، صنعت ، حرفت و تعلیم کا شوق دلانا اس کے ذرائع بتانا ۔

نوٹ : پولیٹیکل امور سے اس مجلس کو کوئی تعلق نہ ہوگا ۔

۵۔ ان اغراض کے پورا کرنے کے لیے ماہوار رسالہ کا جاری کرنا اور مختلف مواقع پر عام جلسوں میں لیکچروں کا مقرر کرنا ۔[۳]

۳۔ ''رسالہ مجلس کشمیری مسلمانان لاہور''، ۱:۱ (جون ، جولائی ۱۸۹۶ء) ص ۔ ۱۹ ۔

اقبال ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں بی ۔ اے کے طالب علم تھے ۔ وہ مجلس کے جلسوں میں شریک ہوتے اور وہاں اپنا کلام بھی پڑھتے تھے جو بعد میں ''رسالہ مجلس کشمیری مسلمانان لاہور'' میں شائع ہوتا تھا ۔ رسالہ کے مدیر خواجہ کمال الدین تھے اور اس کی نگرانی کے لیے ایک سب کمیٹی مقرر تھی جس کے اراکین یہ تھے :

۱۔ خواجہ کمال الدین بی ۔ اے ۔ پروفیسر اسلامیہ کالج ، لاہور ، ایڈیٹر و سیکرٹری کمیٹی
۲۔ مولوی احمد دین بی ۔ اے ۔ پلیڈر چیف کورٹ پنجاب ، لاہور
۳۔ منشی عبدالرحمٰن مالک و ایڈیٹر اخبار لاہور پنچ
۴۔ میاں جلال الدین ۔ اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس
۵۔ میاں احمد بابا ۔ کلرک ریلوے
۶۔ میاں سراج الدین پہلوان ۔ منیجر رسالہ

پہلا شمارہ محرم و صفر ۱۳۱۴ھ (جون و جولائی ۱۸۹۶ء) کا مشترکہ پرچہ تھا ۔ اس کے سرورق پر اقبال کی یہ رباعی تھی :

سو تدابیر کی اے قوم یہ ہے اک تدبیر
چشم اغیار میں بڑھتی ہے اسی سے توقیر
'در' مطلب ہے اخوت کے صدف میں پنہاں
مل کے دنیا میں رہو مثل حروفِ کشمیر

یہ پرچہ مطبع گلزار محمدی لاہور میں چھپا اور اس کی تعداد ۴۰۰ تھی ۔ پرچے کے آغاز میں مجلس کے قیام کی داستان رقم ہے ۔ اس کا آغاز بھی اقبال کی اس رباعی سے کیا گیا ہے :

کہکشاں میں آ کے اختر مل گئے
اک لڑی میں آ کے گوہر مل گئے
واہ واہ کیا محفل احباب ہے
ہم وطن غربت میں آ کر مل گئے

پہلے شمارہ میں اقبال کی آٹھ رباعیات اور ایک نظم شامل ہے ۔ اقبال کا نام یوں درج ہے :

منشی محمد اقبال صاحب اقبال طالب علم بی اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور ۔

ان آٹھ میں سے چھ رباعیات ''باقیات اقبال'' مرتبہ سید عبدالواحد معینی میں شامل ہیں ۔ مرتب نے ان کے شروع میں یہ نوٹ لکھا ہے :

''مندرجہ ذیل رباعیاں بھی اقبال نے انجمن کشمیری مسلمانان کے ایک اجلاس میں پڑھیں اور بعد میں کشمیری گزٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئیں ۔''[۴]

یہ درست نہیں ۔ یہ رباعیات پہلے ''رسالہ مجلس کشمیری مسلمانان لاہور'' میں شائع ہوئیں اور بعد میں کشمیری گزٹ میں ۔

''باقیات اقبال'' میں نہ شامل ہونے والی دو رباعیات ''سرود رفتہ'' اور ''نوادر اقبال'' میں شامل ہیں ۔

رسالہ میں شائع شدہ نظم ''باقیات اقبال'' میں مرتب کے اس نوٹ کے ساتھ شامل ہے :

''اقبال نے یہ نظم فروری ۱۸۹۶ء میں انجمن کشمیری مسلمانان لاہور کے ایک اجلاس میں پڑھی تھی اور ان کی نظرثانی کے بعد مارچ ۱۹۰۹ء کے کشمیری میگزین میں شائع ہوئی تھی ۔''[۵]

نظرثانی کرتے وقت اقبال نے بعض اشعار اور مصرعوں میں ترامیم کیں ۔ وہ ترامیم یہ ہیں :

رسالہ — بدن میں جان تھی کہ جیسے قفس میں صید زبوں
باقیات — بدن میں جان تھی جیسے قفس میں صید زبوں

○

رسالہ — ز بسکہ غم نے پریشان کر رکھا تھا مجھے
یہ فکر تھی مجھے دل میں کہ ہو نہ جائے جنوں
باقیات — ز بسکہ غم نے پریشان کیا ہوا تھا مجھے
یہ فکر بسکہ لگی تھی کہ ہو نہ جائے جنوں

○

۴- سید عبدالواحد معینی ۔ ''باقیات اقبال'' (لاہور : آئینہ ادب ، ۱۹۷۸ء) ص - ۷۲ -

۵- سید عبدالواحد معینی ۔ ''باقیات اقبال'' (لاہور : آئینہ ادب ، ۱۹۷۸ء) ص - ۲۷ -

رسالہ　کہ بیت قوم کی اصلاح کے ہوئے موزوں
باقیات　کہ بیت قوم کی اصلاح سے ہوئی موزوں

○

رسالہ　پئے مریض یہ اک نسخۂ مسیحا ہے
　کہ اس کو سن کے ہوا خرمی سے دل مشحون
باقیات　پئے مریض یہ اک نسخۂ مسیحا تھا
　کہ جس کو سن کے ہوا خرمی سے دل مشحون

○

رسالہ　خوشی نے آ کے خدا جانے کیا کہا اس کو
باقیات　خوشی سے آ کے خدا جانے کیا کہا اس کو

○

رسالہ　مزا تو جب ہے کہ خود کرکے کچھ دکھائیں ہم
　نہیں وہ مرد جو ہو اپنے غیر کا ممنون
باقیات　مزا تو جب ہے کہ ہم خود دکھائیں کچھ کرکے
　جو مرد ہے نہیں ہوتا ہے غیر کا ممنون

○

رسالہ　جو دوڑنے کے لیے میدان علم میں جائیں
باقیات　جو دوڑ کے لیے میدان علم میں جائیں

○

رسالہ　کچھ ان کو شوق ترقی کا حد سے بڑھ جائے
باقیات　کچھ ان میں شوق ترقی کا حد سے بڑھ جائے

○

رسالہ　کچھ اس طرح سے یہ حاصل کریں علوم و فنون
باقیات　زمانے بھر کے یہ حاصل کریں علوم و فنون

○

رسالہ　جو اس کی قوم کا دشمن ہو اس زمانے میں
باقیات　جو تیری قوم کا دشمن ہو اس زمانے میں

○

''رسالہ مجلس کشمیری مسلمانان لاہور'' کے پرچے انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں شرکت سے بھی پہلے کی اقبال کی پبلک لائف اور ابتدائی

کلام کے لیے ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

کتابیات

کتب :

۱۔ جاوید اقبال۔ ''زندہ رود''۔ لاہور : شیخ غلام علی ، ۱۹۷۹ء۔
۲۔ خورشید ، عبدالسلام۔ ''سرگزشتِ اقبال''۔ لاہور : اقبال اکادمی ۱۹۷۷ء۔
۳۔ سالک ، عبدالمجید۔ ''ذکرِ اقبال''۔ لاہور : بزمِ اقبال (س۔ن)۔
۴۔ شاہد ، محمد حنیف۔ ''مفکر پاکستان۔ لاہور : سنگ میل ، ۱۹۸۲ء۔
۵۔ شکیل ، عبدالغفار۔ ''نوادرِ اقبال''۔ علی گڑھ : سرسید بک ڈپو ، ۱۹۶۲ء۔
۶۔ قریشی ، محمد عبداللہ۔ ''حیات اقبال کی گمشدہ کڑیاں''۔ لاہور : بزم اقبال ، ۱۹۸۲ء۔
۷۔ معینی ، سید عبدالواحد۔ ''باقیات اقبال''۔ لاہور : آئینہ ادب ، ۱۹۷۸ء۔
۸۔ مہر ، غلام رسول و صادق علی دلاوری - سرود رفتہ۔ لاہور : شیخ غلام علی ، ۱۹۵۹ء۔

رسائل :

اقبال - ۴ : ۴ - اپریل ۱۹۵۶ء
رسالہ مجلس کشمیری مسلمانان لاہور - ۱ : ۱ - جون و جولائی ۱۸۹۶ء۔